www.Paksociety.com
سحرش فاطمہ
میری کہانی کا دی اینڈ
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

"یہ کیا سارا وقت تم یہ ناولز پڑھتی رہتی ہو؟ تھک نہیں جاتیں؟" میں نے بے زاری سے رومیصہ کو دیکھا جو انہماک سے ناول کے اندر گھسی ہوئی تھی۔

"اف مجھے ڈسٹرب نہ کرو' جاؤ یہاں سے پلیز! سکون سے کوئی پڑھنے بھی نہیں دیتا۔" میں جو رومیصہ کے لیے سینڈوچ بنا کر لائی تھی کہ کل ہفتہ تھا یعنی دو دن کی چھٹی تو اپنی پیاری بہن کے ساتھ خوش گوار موڈ میں گزاروں گی پر یہاں تو....

"ادھر دو تم یہ کتاب...." میں نے ناول چھینا۔

"ناجیہ یہ کیا حرکت ہے بھلا؟" رومیصہ نے بھنویں سکیڑ کر کہا بلکہ ذرا غصے کا انداز تھا۔

"اتنا نہ پڑھا کرو' ورنہ امتحانات میں سوال کے جواب میں تم ان ناولز ڈائجسٹوں کے خلاصے لکھ آؤ گی اور کچھ نہیں۔" میں نخرے سے کتاب کو ہاتھ میں لے کر پیچھے کیا اور سینڈوچ اس کے ہاتھ میں دیا۔

"تمہیں کیا پتا کتنا مزا آتا ہے یہ سب پڑھ کر.... احساس ہوتا ہے کہ دنیا میں کچھ اچھا باقی ہے ورنہ تو یہاں کے لوگ...." اب وہ بھی سینڈوچ کھاتے ہوئے آرام دہ انداز میں گویا ہوئی۔

"ارے جاؤ.... ایسا کچھ نہیں جو بھی اس میں لکھا ہوتا وہ تخیل ہوتا ہے۔ لوگ پڑھتے ہیں اور بس اسی دنیا میں رچ بس جاتے ہیں اور جب حقیقت میں اس کا الٹ ہوتا ہے نا تو دل کس قدر ٹوٹ جاتا ہے' انسان کی ذات بکھر جاتی ہے' اس کا ابھی تمہیں اندازہ نہیں۔" میں نے بڑی بی بن کر سمجھانے کا فیصلہ کر لیا۔

"تم ایسی باتیں کیوں کر رہی ہوں؟ بھئی اگر کچھ غلط بھی دکھا رہے ہوتے ہیں ڈراموں میں تو کیا کچھ اچھا نہیں دکھاتے؟" میں نے اثبات میں سر ہلایا۔

"تو بس ان ناولز' کہانیوں میں بھی تو یہی ہوتا ہے' مانا کہ کچھ واقعی الگ بھی ہوتا ہے' لیکن اچھی باتیں بھی تو بتائی جاتی ہیں نا۔"

"اچھا اب بحث بند کرو' چپ چاپ سینڈوچ کھاؤ' کھانا بھی نہیں کھایا تھا تم نے۔" میں نے بڑی بہن ہو کر تحکم انداز میں کہا تو وہ بھی چپ چاپ کھانے میں مگن ہو گئی۔

☆ ☆ ☆

"اف ناجی.... مجھے تو یقین نہیں آ رہا میں کالج جاؤں گی ہائے وہ بھی کو ایجوکیشن...."

میں رومیصہ سے تین سال بڑی تھی۔ میں نے گرلز کالج سے ہی پڑھا تھا۔ اس لیے جب یونی ورسٹی جانے کا سوچا تھا تو امی ابو نے اسی کالج سے ڈگری لینے کا حکم جاری کر دیا تھا لیکن وقت اتنا بھی نہیں بدلا تھا کہ میری چھوٹی بہن رومیصہ گرلز کالج کے بجائے کو ایجوکیشن میں پڑھنے جائے' خیر امی ابو کی مرضی کیا کہہ سکتے ہیں۔ "سوچو کتنا مزا آئے گا نا کالج میں...." وہ خوشی سے جیسے پاگل ہوئے جا رہی تھی۔

"رومی.... ایسے خوش ہو رہی ہو جیسے بس تم ہی کالج جانے لگی ہو اس دنیا میں.... میں بھی جا چکی ہوں' بلکہ جا رہی ہوں اب بھی...." میں اپنا یونیفارم پریس کر رہی تھی۔

"ارے ہٹو کیا بات کر دی تم نے.... میں یہاں لڑکوں کے ساتھ پڑھوں گی تو شغل لگا رہے گا نا...."

"لڑکوں کے ساتھ پڑھنے کا مطلب یہ تو نہیں کہ اب ان کے ساتھ گھومنے پھرنے لگ جاؤ گی؟" مجھے اس کی بات اچھی نہیں لگی۔

"تو میں نے یہ کب کہا؟ مطلب جیسے میں نے ناولز میں پڑھا ہے نا کیسے لڑکیاں نخرے کرتیں' لڑکے بھاؤ نہیں دیتے چھپ چھپ کے دیکھتے ہیں' پیار کرنے لگ جاتے ہیں۔ جب ایسی چیزیں میں اصل میں دیکھوں گی تو مزا آئے گا ہی نا! کب تک صرف ناولز میں پڑھتی رہوں گی یا ٹی وی پر دیکھتی رہوں گی؟" رومیصہ میرے پاس آئی اور پیار سے مجھ سے چمٹ کر یہ سب بولا۔

"دور ہٹو لڑکی!" میں نے رومیصہ کو دور کیا خود سے....

"تم وہاں پڑھنے ہی جاؤ گی سمجھیں۔ ان خرافات میں پڑنے کی کوئی ضرورت نہیں۔"

"لو اسٹوریز تو یہیں کالج یونی ورسٹی، آفسز سے شروع ہوتی ہیں نا اور ہائے ہیپی اینڈ ہوتا ہے۔"

رومیصہ پھر بولی۔

"ضروری نہیں کہ ہر دفعہ ایسا ہو؟" میں نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

"ارے تم بس منفی ہی سوچا کرو۔" یہ اس کی خود کی سوچ تھی کہ افسانوں کی باتیں ہی حقیقت میں ہوتی ہیں اور جہاں کوئی دکھی اسٹوری لکھنے لگے یا کوئی بتائے تو وہ انہیں پڑھنا تو دور، اس کا تصور بھی نہیں کرتی تھی اور یہیں شاید وہ غلط تھی۔ دنیا میں جیسے اچھائی کے ساتھ برائی ہے، اچھی سوچ کے ساتھ منفی اور غلط سوچ ہے، ویسے ہی ان افسانوں میں بھی ہے، لیکن بات وہی ہے کہ لوگ پڑھتے کیا ہیں، سمجھتے کیا ہیں اور پھر عمل پیرا کس پر ہوتے؟ اس کی خوشی مجھے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ کس بات کی تھی؟

☆ ☆ ☆

وہ دن آہی گیا تھا جب میری چھوٹی بہن کالج جانے والی تھی۔ اس کی تیاری دیکھنے کے لائق تھی۔

"ناشتا تو ڈھنگ سے کرلو لڑکی۔" ہماری والدہ ماجدہ نے رومیصہ کو جھڑکا جس نے جوس بھی آدھا گلاس پی کر رکھ دیا تھا اور ناشتا بھی آدھا کیا اور بس بار بار گھڑی کو دیکھتی جارہی تھی۔

"امی دیر نہ ہو جائے پہلے دن ہی امپریشن خراب ہو جائے گا۔" رومیصہ کی بات پر مجھے ہنسی آگئی۔

"آپ ہنس کیوں رہی ہیں ہمشیرہ صاحبہ؟" رومیصہ نے مجھے گھوری دی۔

"میری مرضی، اب کیا ہنسنا بھی آپ کی اجازت سے ہوگا؟" مجھے چھیڑنے میں مزا آرہا تھا۔

"مجھ سے تو بات ہی نہ کرو۔"

"پر میں بات تو نہیں کررہی تھی، البتہ تم نے بات کی میں تو ناشتا کررہی تھی چپ چاپ۔" اس نے پھر سے گھورا اور میں پھر سے ہنس پڑی۔

"ویسے روی! موبائل کی اجازت تو نہیں ہوگی نا کالج میں؟" یہ جانتے ہوئے کہ اجازت نہیں ہوتی لیکن رومیصہ کا بھروسا نہیں تھا، وہ لے جاسکتی تھی اور شاید نہیں، بلکہ یقیناً" اس کا یہی ارادہ تھا۔

"اجازت ہو نہ ہو میری مرضی میں تو لے کر جاؤں گی۔" رومیصہ نے زبان چڑائی۔

"ارے کیوں؟ مت لے کر جاؤ خوامخواہ وہاں مسئلہ نہ بن جائے۔" میں نے صلح دی۔

"اوہو امپریشن بہنا سمجھا کرو بھئی۔" اس نے آنکھ مارتے ہوئے بولا اور اور ہمارا وقت پورا ہو چکا تھا۔ ارے ناشتے کا، سو ہم اپنی منزل پر گامزن ہوگئے۔

"میرا کالج..... بالآخر میں بھی آگئی یہاں۔" رومیصہ کالج کے گیٹ کے اندر گئی اور خود کلامی کرنے لگی۔

"اب میں بھی ناولز کی ہیروئن کی طرح بے نیازی سے چلوں گی اور کوئی بات کرے گا تو بہت اچھے سے بات کروں گی۔" ہاتھ ملتے ہوئے جارہی تھی اور اپنی سوچوں میں گم تھی۔ تب ہی ایک لڑکے سے ٹکرا گئی۔

"اف نظر نہیں آتا کیا؟ اندھے ہو؟ کالج کیا آگئے بس لڑکی سے ٹکرانا تو لازمی ہے نا؟" رومیصہ نے پھنکارتے ہوئے کہا۔

"او ہیلو میڈم! دیکھ کر تو آپ نہیں چل رہی تھیں، نظریں آسمان کے بجائے زمین پر رکھتیں تو دکھ جاتا کہ آپ پتھر سے لڑکھڑائی تھیں اور میں غلطی سے، جو آپ کے پیچھے تھا آپ سے ٹکرا گیا۔" وہ لڑکا بھی تیز تیز بولنے لگا اور رومیصہ کو چپ کرگیا۔ رومیصہ پھر سے اپنے خیالوں، افسانوں کی دنیا میں پہنچ چکی تھی جہاں ہیرو ایٹی ٹیوڈ دکھاتا ہے اور لڑکی بس دل ہار جاتی ہے۔

"ہیلو؟ کدھر گم ہوگئیں آپ؟" لڑکے نے چٹکی بجائی اور رومیصہ کو اصلی دنیا میں واپس لے آیا۔

"جی اچھا سوری....." رومیصہ نے سعادت مندی کے سارے ریکارڈ توڑ کر کہا۔

"جاؤ نا اب مجھے بھی جانا ہے کلاس ڈھونڈنے۔" وہ آگے نکل گیا اور رومیصہ اسے جاتا دیکھتی رہی لیکن پھر خیال آیا اور اپنی کلاس ڈھونڈنے کے لیے آگے بڑھ

گئی۔ جیسے تیسے کلاس میں پہنچی لیکن کلاس شروع ہوچکی تھی جس پر ٹیچر نے تھوڑا سا جھاڑا تھا اور وہ سر جھکائے کلاس میں آگئی۔ اس کی نظر اسی لڑکے پر پڑی اور حیرانی سے آنکھیں پھیل گئیں۔ "اف یہ میری ہی کلاس میں ہے اور اسی کے سامنے ٹیچر نے سنا دی۔" اسے شرمندگی محسوس ہوئی۔

"ایکسکیوزمی مس لیٹ کمر۔" سر عباد نے رومیصہ کو اپنی طرف متوجہ کیا۔

"جی... جی سر..." تھوک نگلتے ہوئے رومیصہ نے کہا۔

"ایک تو آپ لیٹ آئی ہیں۔ دوسرا آپ کا دھیان کہیں اور ہے۔ میں پہلے ہی دن پڑھانا شروع کرتا ہوں' تاکہ آپ لوگ فیملیئر ہوجائیں لیکن... خیر آپ کا نام کیا ہے۔" رومیصہ ڈر گئی تھی۔

"سوری سر..."

"واٹ؟ مس میں آپ کا نام پوچھ رہا ہوں۔" سر عباد نے ہاتھ باندھتے ہوئے بولا۔

"سر... آئندہ ایسا نہیں ہوگا۔" رومیصہ نے جیسے ہی کہا' پوری کلاس ہنسنے لگی۔

"سائلنس..."

"میں آپ کا نام پوچھ رہا ہوں مس... یہاں سب سے پوچھ چکا ہوں' آپ ہی رہ گئی ہیں' کیا مہربانی کر کے اپنا نام بتائیں گی' تاکہ یہ مرحلے طے پائے اور پڑھائی سے سلسلہ واپس جوڑا جائے۔"

"جی... رومیصہ نام ہے۔"

"گڈ... تو اب پڑھائی پہ توجہ دیں اور سنیں جو میں بتا رہا ہوں۔" سر عباد نے پڑھانا شروع کیا۔ جیسے تیسے کلاس ختم ہوئی لیکن یہ پرائیویٹ کالج تھا' یہاں ایک ہی کلاس روم میں سب سبجیکٹس ہوتے تھے' اس لیے سب وہیں بیٹھے رہے۔ ایک ایک کر کے کلاسز ہوتی رہیں اور رومیصہ کسی نہ کسی لیکچر کے دوران ٹیچر کی ڈانٹ کھاتی۔ بریک کے دوران اس نے ساتھ بیٹھی اسٹوڈنٹ سے دوستی کرلی۔ چھٹی تک دونوں ساتھ رہیں اور دن کا اختتام ہوگیا۔ پورے دن کی روداد سنانے کو بے چین رومیصہ جلد از جلد گھر جانا چاہتی تھی۔ وہ گھر پہنچی' چینج کیا اور بے صبری سے ناجیہ کا انتظار کرنے لگی۔ ناجیہ کے گھر آتے ہی رومیصہ نے اسے گھیر لیا۔ "ارے سانس تو لینے دو بہن کو' کوئی بھاگی تو نہیں جا رہی نا۔" امی نے ڈانٹا۔

"نہیں نا' پہلے میری بات سنے گی۔" بچوں کی طرح ضد کی۔ ناجیہ اس کے پاس بیٹھ گئی۔

"اف ناجی... آج کا دن بڑا ہی برا گزرا۔" رومیصہ نے داستان سنانا شروع کی۔

"کیوں... کیوں کیا ہوا؟ ہونا کیا تھا؟ ہیرو کے سامنے تمہاری ہیروئن بہن کی مٹی پلید ہوگئی اور کیا۔" رومیصہ نے صبح والا قصہ گوش گزار کیا۔

"رومیصہ اب تم کالج میں آگئی ہو اور پلیز یہ ناولز کی دنیا سے باہر نکلو' خود کو ہیروئن نہ سمجھو' ویسے تمہارے اس ہیرو کا نام کیا ہے؟" ناجیہ جو اسے سمجھا رہی تھی' خود اس لڑکے کو بھی ہیرو کہہ بیٹھی۔

"یار اس کا نام عفان ہے' نام بھی کتنا اچھا ہے نا' ویسے وہ دکھنے میں بھی برا نہیں۔" رومیصہ نے ٹھنڈی آہیں بھری۔

"بس... بس... ہیروئن صاحبہ اب آپ رومیصہ بن جائیں اور جا کر آرام کریں' مجھے بھی کرنے دیں۔"

رومیصہ کی سوچ جیسی تھی' وہ اسی میں جی رہی تھی حقیقت سے دور... جو کالج لائف اس نے پڑھی یا دیکھی تھی اسی کو ذہن نشین کرلیا تھا لیکن ہر دن کچھ نہ کچھ الٹ ہوجاتا جس کی وجہ سے شرمندگی اٹھانی پڑتی۔ عفان' رومیصہ کو دیکھتا ضرور تھا لیکن دل ہی دل میں ہنستا تھا' اس کی بے وقوفیوں پر اور دوسری طرف رومیصہ منتظر تھی کہ بس اس سے بات کرلے یا دوستی ہوجائے لیکن ایسا ہو ہی نہیں پاتا تھا۔ دن گزرتے جا رہے تھے۔ رومیصہ بھی پڑھائی کو لے کر سیریس ہوگئی تھی۔ سلام دعا سب سے تھی لیکن دوستی اس کی نمرہ سے ہی رہی' پہلے دن سے... ایک دن لائبریری میں بک ایشو کرواتے ہوئے اس کی نظر اکیلے بیٹھے عفان پر گئی۔ اس کا دل چاہا' وہ اس کے پاس جائے

"بیٹھے باتیں کرے۔ بک لے کر وہ جانے ہی لگی تھی باہر' لیکن دل نے آڑھے ہاتھ لیا اور قدم خود بخود عفان کی جانب بڑھنے لگے' وہ اس کے پاس جاکر کھڑی ہوگئی۔

"بیٹھنا ہے؟" عفان نے اسے دیکھا اور پوچھا۔

رومیصہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

بیٹھو نا! اس چیئر پر بیٹھنا ممنوع نہیں ہے۔" عفان کا لیے دیے والا انداز تھا۔

"بدتمیز... بندہ پیار سے بھی تو کہہ سکتا تھا نا۔" رومیصہ نے دل میں سوچا۔ آخر کو ناول جیسا ہیرو سمجھی تھی عفان کو۔

"کیا پڑھ رہے ہو؟"

"دکھ نہیں رہا؟"

"میرا مطلب کچھ خاص ہے؟"

"تم کیا یہاں باتیں کرنے آئی ہو؟" عفان نے بے زار ہو کر پوچھا۔

"نہیں میں تو تمہارے لیے آئی ہوں۔" رومیصہ نے ایک دم کہا اور منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔

"کیا... کیا مطلب..." عفان کی حیرت بجا تھی۔

"میرا مطلب تمہیں دیکھ کر یہاں آگئی تھی۔ سوچا تھوڑی دیر باتیں بھی ہو جائیں گی پڑھنے کے ساتھ ساتھ..." رومیصہ کی سمجھ میں نہ آئے کہ کہے کیا۔

"اچھا... مجھ سے باتیں کرنے آئی ہو وہ بھی لائبریری میں؟ اس سے اچھا ہم کینٹین میں مل لیتے۔" عفان نے جس انداز میں کہا رومیصہ کو لگا وہ سنجیدہ ہے۔

"کیا واقعی...؟"

"تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے؟ میں تم سے باتیں کروں گا؟ تم سے تو دوستی بھی نا رکھوں ہونہہ..." عفان یہ کہہ کر اٹھا اور چلا گیا باہر۔

"کوئی بات نہیں رومی ڈیئر... ناول کے ہیرو بھی تو ایسے ہوتے ہیں' پسند کرتے ہیں لیکن جتاتے نہیں نا' انا کا مسئلہ ٹائپ..." رومیصہ نے خود کو تسلی دی۔ وہ ہر اس جگہ موجود ہوتی جہاں عفان ہوتا اور عفان چڑ جاتا تھا۔

ناجیہ یہی سمجھ رہی تھی کہ شاید رومیصہ کا بھوت اتر گیا ہے تب ہی وہ چپ چپ رہتی ہے اور بس بکس میں گھسی رہتی ہے لیکن رومیصہ' عفان کے خیالوں میں گم رہتی۔

☼ ☼ ☼

ان کے امتحانات شروع ہو گئے تھے اور مقابلہ تھا' چونکہ سب اچھے اسکولز سے آئے تھے تو اپنی سابقہ پوزیشنز برقرار رکھنے کے لیے جی توڑ محنت میں سب مشغول تھے۔

"میری ناولز کی ہیروئنیں تو ہر فن مولا ہوتی ہیں' پڑھائی میں ایسی ہوتی ہیں کہ ہیرو کو بھی مات دے دے اور یہاں میں ہوں۔ میرا ہیرو اف... ویسے ناولز کے ہیرو بھی اچھے پڑھے لکھے تو ہوتے ہی ہیں' پر میرا کیا ہوگا۔" رومیصہ پین ماتھے پر ٹکائے اپنی ہی دنیا میں گم تھی۔ اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کس طرح' موقع ملے اور وہ عفان سے بات کرے۔ اسی سوچ میں اسے ایک ترکیب مل ہی گئی' کھانے کی نہیں ہیرو سے ملاقاتوں کی۔

"ہیلو عفان..." اگلے دن بریک میں وہ عفان کی ڈیسک کی طرف آئی۔

"جی میڈم کہیے۔" عفان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ رومیصہ تو اس کے مسکرانے پر ہی کھو گئی۔

"او ہیلو میڈم! یہ کیا آپ کی بیماری ہے' بات کرنے کے بعد کھو جانا؟" عفان نے صبر کے دو گھونٹ پیے اور کہا۔

"سوری... وہ مجھے تم سے کام تھا ایک۔" رومیصہ نے نظریں چرائیں۔

"کیا کام تھا؟"

"مجھے یہ ٹاپک سمجھ نہیں آرہا۔" رومیصہ نے بک آگے کی۔

"تمہارا دھیان کلاس میں ہوتا ہی نہیں ہے تو سمجھ

کیسے آئے گا؟ اسکول میں بھی ایسی ہی تھیں کیا؟" عفان نے تمسخر بھرے انداز میں پوچھا' جس پر رومیصہ فقط مسکرادی۔

"ویسے اگر تم مجھے بریک میں ہی کچھ اہم ٹاپکس سمجھادو تو۔۔۔"

"کیوں؟ میں نے کیا یہ جاب شروع کردی ہے کہ میڈم رومیصہ کو روز وقت دوں اور پڑھاؤں؟"

"عفان دل میں تو تمہارے لڈو پھوٹ رہے ہوں گے لیکن بس یہ تمہارا ایٹی ٹیوڈ ہے۔" رومیصہ نے دل میں سوچا۔

"پلیز یار۔۔۔ اب دوست کے لیے اتنا بھی نہیں کرسکتے تم؟"

"دوست۔۔۔ اچھا واقعی۔۔۔ چلو مان جاتا ہوں لیکن رزلٹ اچھا نہ آیا تو دوستی ختم۔۔۔ ڈن؟" رومیصہ نے ناولز کی طرح ٹیوشن والی ٹرک آزمائی تھی' جس پر عفان راضی بھی ہوگیا تھا۔ رومیصہ خوشی سے پھولے نہیں سمارہی تھی۔ اب روز بریک میں پڑھائی بھی ہوتی اور نوک جھونک بھی ہوتی۔ عفان بھی رومیصہ سے اب اچھی طریقے سے بات کرتا تھا۔ کبھی کبھی روڈ ہوجاتا تھا لیکن رومیصہ پھر بھی نارمل رہتی۔ امتحانات کی وجہ سے بات چیت کم ہورہی تھی لیکن ایک دوسرے کو موبائل نمبر دے رکھا تھا' جس کی وجہ سے گھر جاتے ہی فون کالز میسجز ہونے لگتے اور وجہ پڑھائی ہی ہوتی تھی لیکن ناجیہ کو یہ بات بھی اچھی نہیں لگی۔

"رومی۔۔۔ یہ سب کیا ہے میری جان؟" ناجیہ نے بس سوال کیا۔

"کیا سب؟" رومیصہ نے ناسمجھی میں پوچھا۔

"تم سارا وقت موبائل پر لگی رہتی ہو اور جب پوچھوں تو وہ لڑکا ہوتا ہے۔" ناجیہ نے دھیمی آواز میں کہا۔

"وہ لڑکا نہیں عفان ہے' ہم پڑھائی کرتے ہیں فون پر۔" رومیصہ نے کلیئر کرنا چاہا۔

"یہ کون سا طریقہ ہے پڑھائی کا؟" ناجیہ نے پوچھا۔

"یار ناجی تمہارا مسئلہ کیا ہے؟ اب سن لو' میں عفان کو پسند کرتی ہوں' اس لیے میں اس سے بات کرتی ہوں پڑھائی کے بہانے ہی سہی۔۔۔ ہاں میں یہ کرتی ہوں۔ اب بولو کیا کرلوگی؟"

"تمہیں یہ لگ رہا ہے کہ تم کوئی واقعی ناول کی ہیروئن ہو اور یہ سب کرکے تم مجھے جتانا کیا چاہتی ہو کہ تم صحیح ہو میں غلط؟ مت بھولو میں تمہاری بڑی بہن ہوں' تم سے زیادہ سمجھ بوجھ رکھتی ہوں۔" ناجیہ نے سمجھانا چاہا۔

"تمہیں ناولز سے چڑ ہے' ڈراموں سے بھی منفی نقطے ہی نکال لاتی ہو' تم ان سب کی وجہ سے منفی سوچ رکھنے لگی ہو اور کچھ نہیں۔" رومیصہ نے بھی دوبدو جواب دیا۔

"تمہیں اندازہ ہے' تم نے جو ابھی بات کی ہے وہ کہا کیا ہے؟" ناجیہ نے وہی بات شروع کی۔

"ہاں۔۔۔ میں نے اپنے پورے ہوش و حواس میں رہ کر یہ بات کی ہے اور عفان بھی مجھ سے پیار کرتا ہے' بس وہ جتاتا نہیں لڑکا ہے نا کیسے کہے گا۔ اسے شاید یہ لگے کہ میں نہ برا مان جاؤں۔" رومیصہ خیالی پلاؤ بنانے میں اتنی آگے نکل چکی تھی۔ ناجیہ نے رومیصہ کو سمجھانا چھوڑ دیا تھا۔ وہ کیا سمجھاتی اور کتنا سمجھاتی۔ بقول رومیصہ کے ناجیہ تو رکھتی ہی منفی سوچ ہے۔

دن و ماہ گزرتے جارہے تھے۔ عفان کی رومیصہ سے بہت اچھی بلکہ گہری دوستی ہوگئی تھی' دونوں ہمہ وقت ساتھ پائے جاتے تھے۔ پورے کالج میں اس بات کا چرچا تھا لیکن دونوں کو اس بات کی فکر نہیں تھی۔ رومیصہ خود پر رشک کرنے لگی تھی کہ عفان اس کے ساتھ ہے' وہ بھی اس سے پیار کرتا ہے لیکن جتاتا نہیں تو دوسری طرف عفان کے دل میں کیا ہے یہ بات رومیصہ جانتی ہی نہیں تھی۔

☼ ☼ ☼

"عفان ایک سال گزر گیا۔ ہم کتنے نزدیک آگئے نا ایک دوسرے کے۔ کہاں تو ایک دوسرے سے بات

بھی نہیں کرتے تھے۔ تمہیں یاد ہے ہماری پہلی ملاقات؟" رومیصہ نے کینٹین میں کافی پیتے ہوئے یاد دلانا چاہا۔

"ہاں یاد ہے۔" عفان زیر لب مسکرایا۔

"عفان تمہاری مسکراہٹ بہت دل لبھاتی ہے میرا۔" رومیصہ نے ایک دم اسے ہاتھ پر ہاتھ رکھا۔

"یہ کیا کر رہی ہو؟" عفان نے ہاتھ ہٹایا۔

"ایسا کیا ہو گیا؟ صرف ہاتھ ہی تو رکھا تھا اور اچھا میں جانتی ہوں۔ ابھی تک میں نے اظہار نہیں کیا اور تم نے بھی نہیں کیا نا؟ اسی لیے تمہیں یہ عجیب لگا نا۔"

رومیصہ اپنی رو میں جو دل چاہے بولے جا رہی تھی۔

"تم ہوش میں تو ہو' کیا بول رہی ہو؟" عفان وہاں سے اٹھ کر جانے لگا۔

"میں نے ایسا کیا کہہ دیا عفان؟" رومیصہ ہچکچائی۔ "کس بات کا اظہار؟ ذرا سنانا پسند کرو گی تم؟" عفان نے کھڑے کھڑے پوچھا۔

"بیٹھ جاؤ.... آرام سے بات کرتے ہیں نا۔" رومیصہ کو کینٹین میں یہ سب عجیب لگ رہا تھا اب۔

"کیوں ہاتھ پکڑتے ہوئے کچھ نہیں ہوا اور اب کہہ رہی ہو بیٹھ جاؤ۔" عفان نے ابرو اچکاتے ہوئے کہا۔

"عفان کیا ہو گیا ہے؟ اچھا ناراض نہ ہو' میں کہہ دیتی ہوں' میں تم سے پیار کرنے لگی ہوں۔ بس اب خوش؟" رومیصہ نے ایک ہی سانس میں آنکھیں بند کر کے کہا۔

"واٹ؟ آر یو آؤٹ آف یور مائنڈ (کیا تمہارا دماغ خراب ہے؟) یہ کیا بولے جا رہی ہو؟ پیار؟" عفان تقریباً" چیخا تھا۔

"عفان آرام سے بولو' سب بیٹھے ہیں یہاں۔" رومیصہ نے کینٹین پر نظر دوڑائی۔

"مس رومیصہ.... پہلی بات تو یہ میں جو تمہارے ساتھ ہوں نا وہ صرف اس لیے تھا کہ تم کچھ سدھر جاؤ' پڑھائی کی طرف آجاؤ' نہ جانے تمہارے دماغ میں کیا فتور بھرا ہوا ہے' میں تو تم سے ہمدردی کرنے چلا تھا

لیکن تم تو اسے پتا نہیں کیا سمجھنے لگ گئیں۔" عفان کمر پہ ہاتھ رکھے اسے سنائے جا رہا تھا۔

"یہ کوئی فلم نہیں چل رہی' نہ کوئی یہ ڈراما کہ لڑکا لڑکی کالج میں ملے' دوستی ہوئی اور پیار ہو گیا۔ ہماری عمر ہے کیا یہ سب کچھ کرنے کی؟" عفان بہرحال کہہ تو صحیح رہا تھا لیکن جس انداز میں کہہ رہا تھا' وہ رومیصہ کا دل دکھا رہا تھا۔

"ہمدردی؟" رومیصہ نے گھٹی گھٹی آواز میں پوچھا۔

"ہاں اور کیا؟ یہ سب میں ہمدردی میں کر رہا تھا کہ کہیں تمہیں ایسا نہ لگے کہ تم کم تر ہو' لوگ تم سے دوستی نہیں کرتے' کوئی بات نہیں کرتا تو چلو اب بندی خود آ کر اتنا کہہ رہی ہے تو بات کرنے میں دوستی کرنے میں حرج نہیں' پر تم تو......"

عفان اسے حقیقت سے روشناس کروا رہا تھا۔ جس بات کو وہ اچھے انداز میں پڑھتی یا دیکھتی یا اپنے خیالات میں جمع کرتی آئی تھی۔ اس کا منفی پہلو جس سے وہ نفرت کرتی تھی' نہ سمجھنا چاہتی تھی' آج وہی پہلو عفان اسے بتا رہا تھا۔ ناجیہ بھی اسے یہی سمجھانا چاہتی تھی۔ اس وقت کینٹین میں ان دو کے علاوہ بھی کافی لوگ تھے۔ اسے برا لگ رہا تھا' نہیں برا کیوں لگے گا؟ عفان نے ہتک آمیز انداز میں جو کچھ کہا سب کے سامنے اس کا مذاق سا بن گیا تھا۔ سب اسے دیکھ رہے تھے اور وہ ابھی بھی اپنے کسی ناول کی کہانی کو سوچ رہی تھی کہ ایسا بھی ہوا تھا کیا کہیں؟

جو بھی تھا عفان اسے پسند بھی نہیں کرتا یہ تو اس نے جتا دیا تھا لیکن اب...... اب رومیصہ؟ اس کا دل؟ اس کے ناول؟ اس کے افسانوی دنیا' وہاں کے لوگ' وہاں کی محبت' وہاں کے ہیرو' سب کچھ اسے برا لگ رہا تھا۔ وہ کس حال میں گھر پہنچی' وہ ہی جانتی تھی۔ مرجھایا سا چہرہ جب ناجیہ کے سامنے آیا تب اس نے یہی کہا۔

"میری جان...... میں نے تمہیں سمجھایا تھا' کہا بھی تھا۔ یہ سب چھوڑ دو' ان میں کچھ نہیں رکھا۔ تم بے شک یہ سب پڑھو' انہیں سمجھو' ان میں سبق موجود ہوتا' وہ سمجھو' کہیں کہیں حقیقت بھی موجود ہوتی ہے تو ساتھ میں تلخیاں بھی ہوتی ہیں' ہمیشہ تو خوش آئند اختتام تو نہیں ہو گا نا؟ کہانیاں پڑھو تو ان کو دماغ میں بٹھانے کے بجائے ان میں سے اچھی باتیں سیکھو اور بری باتوں کو ایسے دماغ میں رکھو کہ جیسے اپنے آپ کو بچانا ہو۔ کوئی بھی چیز بری نہیں ہوتی لیکن اس کام کا کرنا اس کا طریقہ کار اس کا رزلٹ برا ہو بھی جائے تو بھی سبق ملتا ہے۔ تم ابھی چھوٹی ہو ان چیزوں کو اپنے اوپر حاوی نہ ہونے دو۔ اب جو ہونا تھا ہو گیا' بہتر ہے خود کو بدل لو۔"

ناجیہ کی بات رومیصہ سمجھی یا نہ سمجھی لیکن دل دکھنے پر کون نصیحتوں کو سمجھنا چاہتا ہے؟ وہ واقعی بدل گئی تھی۔ اس نے پڑھنا تو نہیں چھوڑا افسانوں کو' نہ اس دنیا سے ناطہ توڑا' البتہ اب ہر چیز پڑھنے لگی تھی اور محسوس بھی کر سکتی تھی۔ اس نے جو بھی کیا نادانی میں کیا اور اب خود کو بردبار کرنے کے لیے ان ہی کہانیوں سے وہ سبق لیتی ہے۔

☼ ☼ ☼

پیاری سی لڑکی تھی\
کچھ پگلی سی تھی\
خوابوں میں' خیالوں میں\
اکثر کھوئی رہتی تھی\
کوئی مدبر سا' کوئی اپنا سا\
سعی کرتا نصیحت تھوڑی جو\
سنبھلنے سا\
جو جھٹک جاتی تھی\
لڑ جاتی تھی\
ہر بات پہ......\
خفا ہو جاتی تھی\
پگلی جو تھی\
آخر سنبھلی جو\
ٹھوکر' رسوائی کے سبب\
عقل پھر جو آ گئی تھی۔

☼ ☼